



## سوال

(35) جنازے میں چلتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنازہ لے کر جاتے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا فقہ حنفیہ کی رو سے کیسا ہے، بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔ نیز قبروں کو پختہ بنانا کیسا ہے اور نماز جنازہ میں احناف کے نزدیک قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (عبدالرحمن، لاہور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے کسی بھی صحیح حدیث میں جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت نہیں بلکہ اس کی کراہت منقول ہے۔ سیدنا قیس بن عباد سے روایت ہے کہ۔

«کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخربون رفع الصوت عند الجناز»

(بیہقی 4/74 مزید تفصیل کے لیے "آپ کے مسائل" 1/225، ملاحظہ کریں)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جنازوں کے پاس آواز بلند کرنا پسند کرتے تھے۔"

فقہ حنفیہ کی رو سے بھی نماز جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا وغیرہ مکروہ ہے۔

1- علامہ حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی رقم طراز ہیں۔

"یکرہ رفع الصوت بالمدکر" (نور الایضاح مع الوصاح: 273)

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔"

2- علامہ ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں:



"ويكره لمشيها رفع الصوت بالذكر والقراءة، لأنه ظل الكتابي، ويذكر في نفسه"

(فتح القدير شرح هداية 2/97)

"جنازے کے ساتھ چلنے والے کے لیے بلند آواز سے ذکر اور قرآنت کرنا مکروہ ہے اسے دل میں کرنا چاہیے۔"

3- علامہ ابن نجیم المعروف بابی حنیفہ الثانی فرماتے ہیں۔

"قال ابن نجيم الحنفی: «وینبغی لمن تبع جنازة أن یطیل الصمت ويكره رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن وغيرهما في الجنازة، والكره به فيها كراهية تحريم» (المجموع المرفوع 2/192)

"جنازے کے پیچھے آنے والے کو چاہیے کہ لمبی خاموشی اختیار کرے ذکر اور تلاوت قرآن وغیرہما کے ساتھ آواز بلند کرنا مکروہ ہے اور یہ مکروہ تحریمی ہے۔"

4- علامہ قاضی خان رقم طراز ہیں۔

"وعلى متبقي الجنازة الصمت ويكره رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن، كذا في شرح الطحاوي، فإن أراد أن يذكر الله يكره في نفسه، كذا في فتاوى قاضي خان"

(فتاوی قاضی خان 192)

"جنازے کے ساتھ ذکر کرنا مکروہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا چاہے تو اپنے دل میں کرے۔ ابرہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں سلف صالحین اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی جنازے کے ساتھ چلے ہوئے کہے کہ "اس کے لیے بخشش کی دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔"

5- علامہ طحاوی حنفی رقم ہیں۔

"ويكره رفع الصوت" نقل يكره تحريما كما في الفتاوى عن التتية" (حاشية طحاوي على مراقي الفلاح: 232)

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ قستانی میں فقیہ سے روایت کی گئی ہے۔"

6- نیز مراقی الفلاح برحاش طحاوی ص: 332 میں ہے۔

"ويكره رفع الصوت بالذكر" والقرآن وعلیم الصمت"

"جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ اور جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموشی لازم ہے۔"

7- فتاوی عالمگیری میں ہے۔

"وعلى تتبع الجنازة الصمت ويكره لهم تحريم رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن كذا في شرح الطحاوي" (فتاوی عالمگیری 1/162)

"جنازے کے ساتھ چلنے والوں پر خاموشی لازم ہے اور ان کے لیے بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے جیسا کہ طحاوی کی شرح میں ہے۔"

8- علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔



"وَمِنْ بَعْضِ مَنْ تَعِبَ جَنَازَتَهُ أَنْ يَطِيلَ الصَّمْتُ" (فتاویٰ شامی 1/598)

"جنازے کے پیچھے آنے والے کو چاہیے کہ وہ لمبی خاموشی اختیار کرے۔"

9- علامہ حصکفی حنفی راقم ہیں۔

"إِنَّ تَبَاعُدَ عَيْنَا أَوْ تَقَدُّمَ الْكَلْبِ أَوْ رُكْبَ أَمَامَهَا، كَمَا كَرِهَ فِيهَا رَفْعَ صَوْتِ بَدَنِكُمْ أَوْ قِرَاءَةَ" (درمختار برہاسن رد المحتار 1/598)

"اگر میت سے دور ہو یا سب سے آگے نکل جائے یا میت کے آگے سوار ہو کر جائے تو یہ اسی طرح مکروہ ہے جیسے بلند آواز سے ذکر یا قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔"

10- علامہ ابراہیم الحلی الحنفی راقم ہیں۔

"وَمِنْ بَعْضِ مَنْ تَعِبَ جَنَازَتَهُ أَنْ يَطِيلَ الصَّمْتُ وَيَكْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَغَيْرِ بَهْمَانِي الْجَنَازَةِ، وَالْكَرَاهِيَةُ فِيهَا كَرَاهِيَةُ تَحْرِيمٍ وَاخْتَارَهُ مَجْدُ الْإِمَامَةِ التَّرْتِمَانِي..... عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاتِلِ:  
كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ؛ وَعِنْدَ عَمْرٍاءَ؛ وَعِنْدَ الْجَنَازَةِ؛ وَعِنْدَ الذِّكْرِ، وَعِنْدَ الْقِتَالِ وَفِي الْجَنَازَةِ قَوْلِي الذِّكْرُ ذَكَرَهُ ابْنُ مَسْرُوفٍ الْأَشْرَافُ" (طلبی کلمیر: 594)

"جنازے کے ساتھ چلنے والے کو لمبی خاموشی اختیار کرنی چاہیے اور بلند آواز سے ذکر اور قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ فتاویٰ العصر میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے اور علامہ مجد الامتہ الترتیمانی نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اور قیس بن عبدہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین تین مقامات پر آواز بلند کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

1- لڑائی کے وقت (2) جنازے میں (3) ذکر کے وقت اسے ابن مسرور نے اشراف میں ذکر کیا ہے۔"

11- شاہ رکن الدین نے لکھا ہے جو لوگوں کو جنازہ کے ہمراہ ہوں ان کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا ہے؟

پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے۔ دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے۔ (رکن الدین ص: 237)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے ساتھ چلنے ہوئے خاموشی اختیار کرنی چاہیے حتیٰ کہ اگر کوئی ذکر یا تلاوت کرنا چاہے تو وہ بھی اپنے دل میں کرے کسی شخص کو جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر یا تلاوت کرنے کی اجازت نہیں۔ فقہائے احناف کے ہاں بالخصوص یہ مکروہ تحریمی ہے لہذا بریلوی حضرات جو جنازے کے ساتھ نعت گوئی یا کلمہ شہادت بلند آواز سے کہتے ہیں درست نہیں بلکہ ان کے اپنے مذہب میں ہی یہ مکروہ تحریمی ہے۔ انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

## 2- پختہ قبریں

اسلام میں پختہ قبروں کا کوئی تصور موجود نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی قبریں بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن یحصص القبر وأن یقعد علیہ وأن ینفی علیہ"

(مسلم کتاب الجنائز (970) البوداؤد، کتاب الجنائز (13225)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ قبریں بنانے اور ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔"



اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر میں لگی بنانا اور ان پر عمارت تعمیر کرنا درست نہیں۔ فقہ حنفی کے بانی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"ولارزی أن یراد علی ما خرج منہ، و منہ أن یبخص، أو یطین، أو یبجل عندہ مسجد أو علما، أو یکتب علیہ، ویکرہ الأجرآن یعنی یہ، أو یدخلہ القبر، ولارزی برش الماء علیہ باسأ و یوقل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"

(کتاب الآثار مترجم ص: 126 باب تسنیم القبور و تخصیصها)

"اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی۔ اس کے سوا اور مٹی نہ اس میں ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کی جائے یا مٹی سے لپی جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور مکروہ ہے، مکی اینٹ کہ اس سے قبر بنائی جائے یا قبر میں داخل کی جائے اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی پھرنے میں کچھ گناہ نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔"

معلوم ہوا کہ فقہ حنفی کی رو سے بھی قبر میں بنانا اور ان کے قریب مسجدیں تعمیر کرنا درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ جب مطلق مکروہ کہا جائے تو مراد تحریمی ہی ہوتا ہے (فتح القدیر شرح ہدایہ 2/114 البحر الرائق 2/19 فتاویٰ شامی 1/429 وغیرہا)

لذا قرآن و سنت اور فقہ حنفیہ کی رو سے پختہ قبریں ناجائز اور گراہینے کے کے لائق ہیں۔ ایسی قبروں کو گرا کر عام قبروں کے برابر یعنی زمین سے ایک بالشت اونچی کر دی جائیں اور قبے و عمارت ختم کر دی جائیں۔ اور عصر حاضر میں مقابر پر پختہ قبے اور عمارت تعمیر کی گئی ہیں بلکہ پختہ قبروں کے پاس جو مساجد بنا دی گئی ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مکروہ تحریمی ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب "کلمہ گو مشرک" ملاحظہ ہو۔

### 3۔ نماز جنازہ میں قہقہہ لگانا

احناف کے نزدیک نواقض وضو میں سے قہقہہ بھی ہے اور صرف رکوع و سجود والی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ نماز جنازہ میں چونکہ رکوع و سجود نہیں اس لیے اگرچہ اس سے گریز کرنا چاہیے تاہم جنازہ میں اگر کوئی شخص زور زور سے ہنسے تو شریعت کی نظر میں اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب قدوری ص: 20۔

"والقہقہہ منی کمن صلاۃ ذات رکوع و سجود"

"ہر رکوع اور سجود والی نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔"

قدوری میں بین السطور لکھا ہے۔

"أحتر بہ عن صلاۃ الجنازہ و سجودہ اللہ"

"رکوع اور سجود سے کی قید لگا کر نماز جنازہ اور سجود تلاوت سے احتراز کیا گیا ہے۔"

اگر کہا جاتا ہے قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو درست تھا مگر یہ کہا گیا کہ نماز میں قہقہہ سے نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے بالکل غلط اور بے دلیل بات ہے۔ احناف جو روایات پیش کرتے ہیں وہ ضعیف ہیں اور حاشیہ قدوری میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔ کہ یہ روایتیں مرسل ہیں اور مرسل محدثین کے ہاں ضعیف کی اقسام سے ہے۔



حد ما عندی والد علم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2 - کتاب الجنازہ - صفحہ نمبر 250

محدث فتویٰ